سوال

اللہ تعالی کے فرمان { فَلا رَفَثَ وَلا فُسُوقَ وَلا جِدالَ فِي الحَجِّ } کی تفسیر

جواب

الحمد للہ

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالی نے حج کے متعلقہ بعض احکامات اور آداب کو بیان فرمایا ہے :

اللہ تعالی کا فرمان ہے : حج کے مہینے مقرر ہیں

یعنی حج کا وقت اور مہینے معلوم ومعروف ہیں اور وہ شوال ، ذوالقعدہ ، اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں ، اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ ذوالحجہ کا مکمل مہینہ بھی اشھر الحج میں شامل ہے ۔

اور اللہ تعالی کا یہ فرمان :

جو کوئی اس میں حج لازم کر لے

یعنی جس نے حج کا احرام باندھا ، کیونکہ جب کوئی احرام باندھ لے تو اس پر اسے مکمل کرنا واجب ہے اس کی دلیل یہ اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے :

اور اللہ تعالی کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو البقرۃ (196)

اور اللہ تعالی کا یہ فرمان :

حج میں نہ تو بیوی سے میل ملاپ ہے اور نہ ہی گناہ اور لڑائی جھگڑا

یعنی جب حج کا احرام باندھ لے تو پھر اس پر اس احرام کی تعظیم کرنا اور اسے ہر قسم کی غلط چیز جو اسے فاسد کر دے یا اس میں نقص کا باعث ہو سے اجتناب کرنا واجب ہو جاتا ہے چاہے وہ بیوی سے میل ملاپ ہو یا گناہ اور فسق وفجور اور لڑائی جھگڑا وغیرہ ۔

آیت میں رفث کا معنی جماع اور اس کی قولی اور فعلی مباديات مثلا بوس وکنار اور جماع اور شہوت کے متعلقہ بات چیت وغیرہ شامل ہے ، اور اسی طرح رفث کا اطلاق گری پڑی اور گندی فحش کلام پر بھی ہوتا ہے ۔

اور فسق سے ہر قسم کی معصیت وگناہ نافرمانی مراد ہے ، چاہے وہ والدین کی نافرمانی ہو یا قطعی رحمی اور چاہے سود خوری ہو یا یتیم کا مال کھانا اور غیبت وچغلی کرنا ۔ ۔ ۔ وغیرہ اور محظورات احرام بھی فسوق میں سے ہیں ۔

اور جدال کا معنی لڑائی وجھگڑا اور ناحق دباؤ ڈالنا ، لھذا کسی بھی احرام والے شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی سے ناحق لڑائی جھگڑا کرے ۔

لیکن وہ مجادلہ اور بات چیت جو حق بیان کرنے کے لیے ہو وہ جائز ہے بلکہ اللہ تعالی نے بھی اس کا حکم دیا ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے اوران سے بہترین اوراچھے طریقے سے گفتگو کیجئے النحل (125) ۔

لھذا یہ اشیاء (گندی اور فحش کلام اور معصیت وگناہ اورغلط اورباطل لڑائی جھگڑا) اگرچہ ہروقت اورہرجگہ پر ممنوع ہیں ، لیکن احرام کی حالت میں دوران حج خاص کران سے اجتناب کرنا چاہیے ، کیونکہ حج کا مقصد ہی عاجزي وانکساری اورجتنی بھی ممکن ہوسکے اطاعت وفرمانبرداری کرکے اللہ تعالی کا تقرب اختیار کرنا ، اوربرائی اورگناہ کے ارتکاب سے اجتناب ہے کیونکہ ایسا کرنے سے ہی حج مبرور بن سکتا ہے اورحج مبرور کا اجروثواب جنت کے علاوہ کچھ نہیں ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ اپنے ذکر شکر اوربہتر عبادت کرنے میں ہمارے مددوتعاون فرمائے ۔

واللہ تعالی اعلم ۔

دیکھیں : فتح الباری لابن حجر (382/3) تفسیر السعدی صفحہ نمبر (125) فتاوی ابن باز رحمہ اللہ تعالی (144/17) ۔

واللہ اعلم .